قال اللہ تعالیٰ

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝

اور یہ (نبی) غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔ (قرآن پ ۳۰)

نورِ غیب

مُرتبہ

حضرت مولانا الحاج محمد خواجہ شریف صاحب مولوی کامل استاذ جامعہ نظامیہ

و معتمد مجلس انوار علمیہ

باہتمام: شعبۂ نشر و اشاعت مجلس انوار علمیہ حیدرآباد اے۔ پی

اس کتاب نورِ غیب میں مسئلہ علم غیب سے متعلق کتاب برق غیب مرتبہ مولوی اکبر ہاشمی صاحب دیوبندی کا تشفی بخش و مدلل جواب اور علم غیب کی حقیقت کو قرآن و احادیث صحیحہ کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے

رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

ہدیہ ایک روپیہ آٹھ آنے

Scanned by CamScanner

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله منشی الخلق من عدم ثم الصلاۃ علی المختار فی القدم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مخلوق کو عدم سے وجود میں لایا اور رحمتِ کاملہ ہو اس مقدس ذات رحمۃ للعلمین پر جسکو قدیم سے رب العلمین نے پسند فرمایا۔

اما بعد۔ قال تعالیٰ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ جسکے لئے نور مقدر نہ ہو اس کے لئے نور نہیں

تقریباً ڈھائی سال پہلے مولانا سید محمد مدنی میاں صاحب الجیلانی مدظلہ نے جامعہ نظامیہ میں رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور آپ کے خصوصی امتیازات پر ایک ایمان افروز حکیمانہ تقریر فرمائی تھی۔ جسکو جناب جابیت حسین الجیلانی صاحب نے بنام علم غیب تین حصوں میں شائع کیا اور ایسا ہی دیگر تقاریر کا سلسلہ جاری ہے۔ حال ہی میں ایک دیوبندی صاحب نے برق غیب کے نام سے ایک کتابچہ مکمل تردید کے خیال سے طبع کروایا یہ کتابچہ تضاد بیانی اور الزام تراشی کا ایک مجموعہ ہے اور یہ موصوف کی کم علمی اور قصور فہمی ہے۔ جو عوام کی گمراہی کا سبب بن سکتا ہے۔ اسلئے برق غیب کا ایک مکمل جائزہ پیش ناظرین ہے تاکہ برق غیب سے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا ازالہ ہو اور علم غیب سے متعلق اہل سنت والجماعت کا صحیح عقیدہ کتاب وسنت کی روشنی میں واضح ہوجائے۔

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے علم غیب سے متعلق امور ذیل پیش نظر رہیں تاکہ کہیں کوئی الجھن نہ ہو۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی چیز اللہ کے علم سے غائب نہیں ہے بلکہ اسکا علم حضوری ہے۔ اسکا علم غیب ہماری طرف نسبت کرنے سے پیدا ہوتا ہے وہ خود کو بھی جانتا ہے اور اپنے سوا ہر چیز کو جانتا ہے اس کے متعلق لاکھ علم حاصل ہو پھر بھی وہ غیر محدود ہے کونسا مسلمان پیغمبر کے علم کو اللہ کے علم کے مساوی سمجھتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حقیقت خداوندی مخلوقات کے دائرہ علم سے خارج ہے وہ غیب الغیب وراء الوراء ہے اور اسکا علم ذاتی مطلق ہے جو کسی بندے کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا جیسا کہ آیت قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰہِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ وغیرہ جیسی اور آیتیں، ان ہی آیات و احادیث جس میں علم غیب مطلق کی نفی کی گئی ہے۔ جسکو صاحب برق غیب نے پیش کیا ہے وہ علم ذاتی اور مطلق ہے جس سے کسی اہل سنت والجماعت کو انکار نہیں۔ اب رہا علم غیب اضافی جو بعض کو معلوم ہوتا ہے اور بعض کو نہیں یہ علم غیب پیغمبروں کو عطا کیا گیا ہے جیسا کہ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اور وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء وغیرہ آپ باب اول میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ شیطان کے علم کو سب ہی مانتے ہیں خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں اسکو لوگوں کے دلوں کے حالات معلوم ہیں جب ہی تو بہکاتا ہے پھر ایک، دو کے دل کے حالات نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں کے حالات اور خیالات سے واقف؟

اس واقفیت سے شرک لازم نہیں آتا۔ اگر اتنا علم بھی آنحضرتؐ کیلئے
ثابت کریں تو نہایت ہی چیخ و پکار مچاتے ہیں کہ شرک شرک۔ کوئی ان سے
پوچھے کہ جو کلی علم تو پیغمبروں کے لئے شرک ہے اور ان کے پیشوا ملک الموت
کے لئے شرک نہیں۔ اس تمہید کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کا علم بالذات۔
مطلق۔ قدیم اور انبیاء کا علم بالعرض۔ مقید۔ حادث اضافی اور ہماری
بحث علم غیب اضافی اور اللہ کے عطا کردہ علم سے ہے اور یہ علم حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو بدرجہ اتم دیا گیا ہے۔ اور اہل سنت والجماعت
کا یہی عقیدہ ہے۔ ہم نے اس کتاب کو دو باب میں تقسیم کیا ہے۔

باب اول: مسئلہ علم غیب کی تحقیق و وضاحت تحت قرآن و حدیث و اقوال علماء پر
مشتمل ہے۔ باب دوم میں صاحب برق غیب جناب اکبر دیوبندی کے کئے گئے نامعقول
اعتراضات اور جھوٹے الزامات کا مدلل جوابات کے ذریعہ پول کھول دیا گیا ہے۔

تشکر:-

میں جناب مولانا حافظ ابراہیم خلیل صاحب مولوی کامل و استاذ جامعہ نظامیہ و
جناب محمد حبیب الدین صاحب مولوی فاضل جامعہ نظامیہ خطیب و امام جامع مسجد کارخانہ
بازار سکندرآباد کا بیحد ممنون ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کی ترتیب میں اپنے
خصوصی مشوروں اور کافی علمی مواد کے ذریعہ میری اعانت فرمائی ورنہ یہ کام میری
عدیم الفرصتی کی وجہ مشکل تھا اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور معاونین کتاب کو
اجر جزیل اور ناظرین کتاب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے
کی توفیق مرحمت فرمائے۔ وَمَا توفیقی الا باللہ

خادم العلماء
محمد خواجہ شریف مولوی کامل و استاذ نظامیہ
و معتمد مجلس انوار علمیہ حیدرآباد دکن

باب اوّل
علمِ غیبِ اضافی قرآن کی روشنی میں

اول قرآنی آیات اور اسکی تفاسیر ملاحظہ ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام نبی ﷺ کے پہلے خلیفہ اور نائب ہیں جیسا کہ شیخ ابن عربی فتوحات کے باب ۶ میں فرماتے ہیں اَوَّلُ نَائِبٍ کَانَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَلِیْفَۃٌ آدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ حضور ﷺ کے پہلے خلیفہ اور نائب آدم علیہ السلام ہیں۔ حضرت آدم کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کیں۔

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت ہے وَعَلَّمَہٗ تَعْلِیْمَہٗ اسماء المسمیات انہ تعالیٰ اراہ الاجناس التی خلقها وعلمه ان هذا اسمه فرس وهذا اسمه بعير وهذا اسمه كذا وعن ابن عباس علمه اسم كل شیء حتی القصعة والمغرفة

حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام بتانے کے معنی یہ ہیں کہ رب تعالیٰ نے اُن کے وہ تمام جنسیں دکھادیں جن کو پیدا کیا ہے اور ان کو بتادیا کہ اس کا نام گھوڑا اور اس کا نام اونٹ اور اس کا نام فلاں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ان کو ہر چیز کے نام سکھادئے یہاں تک کہ

پیدائی اور ہونے کے ہیں۔ اور ایسا ہی مضمون تفسیر معالم التنزیل میں بھی ہے

تفسیر خازن میں اسی آیت میں یہی مضمون بیان فرمایا۔ اتنا اور بھی زیادہ فرمایا۔ وقیل علمہ ادم اسماء الملئکۃ وقیل اسماء ذریتہ وقیل علمہ اللغات کلھا۔

کہا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو تمام فرشتوں کے نام سکھا دیئے اور کہا گیا ہے کہ ان کی اولاد کے نام اور کہا گیا ہے کہ انکو تمام زبانیں سکھا دیں۔

تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت ہے۔ قولہ ای علمہ صفات الاشیاء ونعوتھا وھو المشھور ان المراد اسماء کل شیء من خلق من اجناس المحدثات من جمیع اللغات المختلفۃ التی یتکلم بھا ولد ادم الیوم من العربیۃ والفارسیۃ والرومیۃ وغیرھا۔

آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے اوصاف اور ان کے حالات سکھا دیئے اور یہی مشہور ہے کہ مراد مخلوق میں سے ہر حادث کی جنس کے سارے نام ہیں جو مختلف زبانوں میں ہوں گے جن کو اولاد آدم آج تک بول رہی ہے عربی فارسی رومی وغیرہ۔

تفسیر ابو السعود میں اسی آیت کے تحت ہے وقیل اسماء ما کان وما یکون وقیل اسماء خلقہ من المعقولات والمحسوسات والمتخیلات والموھومات والھمہ معرفۃ ذوات الاشیاء واسماءھا وخواصھا ومعارفھا اصول العلم وقوانین الصنعات

وتقامين آلاتها وكيفية استعمالاته ۔

کہا گیا ہے کہ حضرت آدمؑ کو گذشتہ اور آئندہ چیزوں کے نام بتادیے اور کہا گیا کہ اپنی ساری مخلوق کے نام بتادیئے عقلی، حسی، خیالی، وہمی چیزیں بتادیں اور ان چیزوں کی ذات، اُن کے نام، ان کے خاصے ان کی پہچان، علم کے قواعد، ہنروں کے قانون، اُن کے اوزاروں کی تفصیل اور ان کے استعمال کے طریقہ کا علم حضرت آدمؑ کو الہام فرمایا۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے وعلمه احوالها وما يتعلق بها من المنافع الدينية والدنيوية وعلمه اسماء الملئكة واسمآء ذريته واسماء الحيوانات والجمادات وصنعة كل شيء واسماء المدن والقرى واسمآء الطير والشجر وما يكون واسمآء كل شيء يخلقها الى يوم القيمة والمطعومات والمشروبات وكل نعيم فى الجنة واسمآء كل شيء وفى الخبر علمه سبع مائة الف لغات ۔

اور حضرت آدم کو چیزوں کے حالات سکھائے اور جو کچھ ان میں دینی و دنیاوی نفع ہیں وہ بتائے اور ان کو فرشتوں کے نام، اپنی اولاد اور حیوانات اور جمادات کے نام بتائے اور ہر چیز کا بنانا بتایا تمام شہروں اور گاؤں کے نام پرندوں اور درختوں کے نام جو ہو چکا یا جو کچھ بھی ہوگا۔ ان کے نام اور جو قیامت تک پیدا فرمائیگا ان کے نام اور کھانے پینے کی چیزوں کے نام جنت کی

ہر نعمت غرض کہ ہر چیز کے نام بتا دیئے حدیث میں ہے کہ حضرت آدم کو سات لاکھ زبانیں سکھائی گئیں۔

شیخ ابن عربی فتوحات مکیہ باب دہم میں فرماتے ہیں اول نائب کان لہ صلے اللہ علیہ وسلم خلیفۃ آدم علیہ السلام

حضور علیہ السلام کے پہلے خلیفہ اور نائب آدم علیہ السلام ہیں معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام حضور علیہ السلام کے خلیفہ ہیں خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو اصل کی غیر موجودگی میں اس کی جگہ کام کرے۔ حضور علیہ السلام کی پیدائش پاک سے قبل سارے انبیا حضور علیہ سلام کے نائب تھے یہ مولوی قاسم صاحب نے بھی تحذیر الناس میں لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے خلیفہ کے علم کا یہ حال ہے۔

نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں ہے انہ علیہ السلام عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم آدم الاسماء کلھا۔

ساری مخلوقات از حضرت آدم تا روز قیامت پیش کی گئی پس ان سب کو پہچان لیا جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام سب کو جانتے ہیں۔

(۲) وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا۔

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی "تفسیر عزیزی" میں اسی آیت کے تحت ہے۔ " رسول علیہ السلام مطلع است بنور نبوت بر دین ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او می شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال بد و نیک شمارا و اخلاق و نفاق شمارا لہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول واجب العمل است۔

ترجمہ:۔ حضور علیہ السلام اپنے نور نبوت کی وجہ سے ہر دیندار کے دین کو جانتے ہیں۔ کہ دین کے کس درجہ تک پہونچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کون حجاب اسکی ترقی سے مانع ہے۔ پس حضور علیہ السلام تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمانی درجات کو اور تمہارے نیک و بد اعمال اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو پہچانتے ہیں۔ لہذا اُن کی گواہی دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں قبول اور واجب العمل ہے۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے۔ هذا مبنى على تضمين الشهيد معنى الرقيب والمطلع والوجه فى اعتبار تضمين الشهيد الاشارة الى ان التعديل والتزكية انما يكون عن خبرة مراقبة بحال الشاهد۔ ومعنى شهادة الرسول عليهم اطلاعه رتبة كل متدين بدينه۔ فهو يعرف ذنوبهم وحقيقة ايمانهم واعمالهم وحسناتهم وسيأتهم واخلاصهم ونفاقهم وغير ذلك بنور الحق

وانتم یعرفون ذالک من سائر الامم بنوره علیہ السلام

یہ اس بنا پر ہے کہ کلمہ شہید میں محافظ اور خبردار کے معنی بھی شامل ہیں اور اس معنے کے شامل کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ کسی کو عادل کہنا اور صفائی کی گواہی دینا گواہ کے حالات پر مطلع ہونے سے ہو سکتا ہے اور حضور علیہ السلام کی مسلمانوں پر گواہی دینے کے معنے یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام ہر دیندار کے دینی مرتبہ کو پہچانتے ہیں پس حضور علیہ السلام مسلمانوں کے گناہوں کو ان کے ایمان کی حقیقت کو ان کے اچھے برے اعمال کو ان کے اخلاص اور نفاق وغیرہ کو نور حق سے پہچانتے ہیں اور حضور علیہ السلام کی امت بھی قیامت میں ساری امتوں کے یہ حالات جانے گی۔ مگر حضور علیہ السلام کے نور سے۔

تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت ہے۔ ثم یوتی بمحمد علیہ السلام فیسئالہ عن حال امتہ فیزکیھم ویشھد بصدقھم۔

پھر قیامت میں حضور علیہ السلام کو بلایا جاویگا۔ پس رب تعالےٰ حضور علیہ السلام سے آپ کی امت کے حالات پوچھے گا تو آپ انکی صفائی کی گواہی دیں گے۔ اور ان کی سچائی کی گواہی دیں گے۔

تفسیر مدارک پارہ ۲ سورہ بقر میں اسی آیت کے تحت ہے۔ فیؤتی بمحمد فیسئال عن حال امتہ فیزکھم ویشھد بعدالتھم

ویعلم بعد التکم۔

پھر حضور علیہ السلام کو بلایا جاوے گا اور آپ کی امت کا حال پوچھے جائیں گے پس آپ اپنی امت کی صفائی بیان کریں گے اور ان کے عادل ہونے کی گواہی دیں گے۔ لہذا حضور تمہاری عدالت کو جانتے ہیں۔

(۲) وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

اور اے محبوب ہم تم کو ان سب پر نگہبان بنا کر لا دیں گے۔

تفسیر نیشاپوری میں اسی آیت کے تحت ہے لان روحه علیه السلام شاهد علی جمیع الارواح والقلوب والنفوس بقوله علیه السلام اول ما خلق الله نوری۔

اس لئے کہ حضور علیہ السلام کی روح مبارک تمام روحوں اور دلوں اور نفسوں کو دیکھنے والی ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے جو پہلے پیدا فرمایا وہ میرا نور ہے۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے واعلم انه یعرض علی النبی علیه السلام اعمال امته غدوة و عشیة فیعرفهم بسیماهم واعمالهم فلذالك یشهد علیهم

حضور علیہ السلام پر آپ کی امت کے اعمال صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا آپ امت کو ان کے علامات سے جانتے ہیں اور انکے اعمال کو بھی اسلئے آپ ان پر گواہی دیں گے۔

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت ہے ای شاھدا علی من امن بالایمان و علی من کفر بالکفر و علی من نافق بالنفاق

حضور علیہ السلام گواہ ہیں مومنوں پر اُن کے ایمان کے اور کافروں پر ان کے کفر کے اور منافقوں پر اُن کے نفاق کے۔

اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام از اوّل تا روز قیامت تمام لوگوں کے کفر و ایمان و نفاق و اعمال وغیرہ سب کو جانتے ہیں اسی لئے آپ سب کے ہی گواہ ہیں۔ یہ ہی تو علم غیب ہے۔

(۳) مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔

وہ کون ہے جو اس کے یہاں شفاعت کرے بغیر اس کے حکم کے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔

تفسیر نیشاپوری میں اس آیت کے تحت ہے یعلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما بین ایدیھم من اولیات الامر قبل الخلائق وما خلفھم من احوال القیامۃ۔

حضور علیہ السلام مخلوق کے پہلے کے اور لئے معاملات بھی جانتے ہیں اور جو مخلوق کے بعد قیامت کے احوال ہیں وہ بھی جانتے ہیں۔

روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے۔ یعلم محمد علیہ السلام ما بین ایدیھم من الامور الاولیات قبل الخلائق وما خلفھم

من احوال القیامة وفزع الخلق وغضب الرب۔

حضور علیہ السلام مخلوق کے پہلے کے حالات جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مخلوقات کو پیدا کرنے کے پہلے کے واقعات اور ان کے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں۔ قیامت کے احوال مخلوق کی گھبراہٹ اور رب تعالیٰ کا غضب وغیرہ۔

(۵) وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ

اور وہ نہیں احاطہ کر پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے یحتمل ان تکون الهاء کنایة عنه علیه السلام یعنی هو شاهد علی احوالهم یعلم ما بین ایدیهم من سیرهم ومعاملاتهم و قصصهم وما خلفهم من امور الاخرة واحوال الجنة والنار وهم لا یعلمون شیئاً من معلوماته الا بما شآء من معلوماته علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزل قطرة من سبعة ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا علیه السلام بهذه المنزلة وعلم نبینا من علم الحق سبحانه بهذه المنزلة فکل رسول ونبی وولی اخذون بقدر القابلیة والاستعداد مما لدیه ولیس لاحد ان یعدوه او یتقدم علیه۔

چاہتا ہے چن لیتا ہے پس اس کی طرف وحی فرماتا ہے اور بعض غیبوں کی ان کو خبر دیتا ہے ان کے لئے ایسے دلائل قائم فرماتا ہے جو غیب پر راہبری کریں۔

تفسیر خازن میں ہے۔ اللہ یصطفی ویختار من رسلہ من یشآء فیطلعہ علےٰ بعض علم الغیب

لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے پس ان کو خبردار کرتا ہے بعض علم غیب پر

تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت ہے۔ فاما معرفۃ ذلک علےٰ سبیل الاعلام من الغیب فھو من خواص الانبیآء

لیکن ان باتوں کا بطریق غیب پر مطلع ہونے کے جان لینا یہ انبیاء کرام کی خصوصیت ہے۔

تفسیر (جُمَل) المعنی لکن اللہ یجتبی ان یصطفی من رسلہ من یشآء فیطلعہ علےٰ الغیب

معنے یہ ہیں کہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

تفسیر جلالین میں ہے وما کان اللہ لیطلعکم علےٰ الغیب فتعرفوا المنافق قبل تمایز ولکن اللہ یجتبی ویختار من یشآء فیطلع علےٰ غیبہ کما اطلع النبی علیہ السلام علےٰ حال المنافقین۔

خدائے تعالیٰ تم کو غیب پر مطلع نہیں کرنے کا تاکہ فرق کرنے سے پہلے منافقوں کو جان لو۔ لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے چھانٹ لیتا ہے تو اس کو اپنے غیب پر مطلع فرماتا ہے۔ جیسا کہ نبی علیہ السلام کو منافقین کے حال پر مطلع فرمادیا۔

تفسیر روح البیان میں ہے۔ فان غیوب الحقائق والاحوال لا ینکشف بلا واسطۃ الرسول

کیونکہ حقیقتوں اور حالات کے غیب نہیں ظاہر ہوسکتے بغیر رسول علیہ السلام کے واسطے سے۔

اس آیت کریمہ اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدا کا خاص علم غیب پیغمبر پر ظاہر ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے جو فرمایا کہ بعض غیب اس سے مراد ہے علم الٰہی کے مقابلے میں بعض اور کل ماکان وما یکون بھی خدا کے علم کا بعض ہے۔

۷۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔

اور تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے

تفسیر جلالین میں ہے ای من الاحکام والغیب

یعنی احکام اور علم غیب

تفسیر کبیر میں ہے۔

انزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ

واطلعك علی اسرارھما ووقفك علی حقائقهما

اللہ نے آپ پہ قرآن اتارا اور حکمت اتاری اور آپ کو

ان کے بھیدوں پر مطلع فرمایا اور ان حقیقتوں پر واقف کیا۔

تفسیر خازن میں ہے یعنی من احکام الشرع وامور

الدین وقیل علمك من علم الغیب مالم تکن تعلم

وقیل معناہ علمك من خفیات الامور واطلعك

علی ضمائر القلوب وعلمك من احوال المنافقین وکیدھم

یعنی شریعت کے احکام اور دین کی باتیں سکھائیں اور کہا گیا

ہیکہ آپ کو علم غیب میں سے وہ باتیں سکھائیں جو آپ نہ جانتے تھے

اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ آپ کو چھپی چیزیں سکھائیں اور

دلوں کے راز پر مطلع فرمایا اور منافقین کے مکر و فریب آپکو بتا دیئے۔

تفسیر مدارک میں ہے۔ من امور الدین والشرع او من

خفیات الامور وضمائر القلوب

دین اور شریعت کے امور کھلے یا چھپی ہوئی باتوں اور

دلوں کے راز بتا دیئے۔

تفسیر حسینی بحر الحقائق سے اسی آیت کے تحت نقل فرماتے

ہیں۔ آں علم ماکان وما یکون ست کہ بحق سبحانہٗ درشب اسراء بداں

حضرت عطا فرمود چنانچہ درحدیث معراج کہ من در زیر عرش بودم قطرہ در

در حلق من رحمتہ فعلمت ما کان وما یکون

ترجمہ۔ یہ ماکان و مایکون کا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے شب معراج میں حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا چنانچہ معراج کی حدیث میں ہے کہ ہم عرش کے نیچے تھے کہ ایک قطرہ ہمارے حلق میں ڈالا۔ پس ہم نے سارے گذشتہ اور آئندہ کے واقعات معلوم کر لئے

جامع البیان میں ہے قبل نزول ذالک من خفیات الامور یعنی آپ کو وہ سب باتیں بتا دیں جو قرآن کے نزول سے پہلے آپ نہ جانتے تھے۔

۸۔ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

اور نہیں ہے کوئی تر اور خشک جو روشن کتاب میں نہ لکھا ہو

تفسیر روح البیان میں ہے۔ ھو اللوح المحفوظ فقد ضبط اللہ فیہ جمیع المقدورات الکونیۃ لفوائد ترجع الی العباد یعرفھا العلماء باللہ

وہ لوح محفوظ ہے کہ اللہ نے اس میں ساری ہو سکنے والی چیزیں جمع فرما دیں ان فائدوں کی وجہوں سے جو بندوں کی طرف لوٹتے ہیں ان کو علمائے ربانی جانتے ہیں۔

۹۔ اَلرَّحْمٰنُ ہ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ہ

رحمان نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان و مایکون کا بیان ان کو سکھایا۔

تفسیر معالم التنزیل وحسینی۔ میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں

خلق الانسان ای محمداً علیہ السلام علمہ البیان یعنی بیان ماکان ومایکون

اللہ نے انسان یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور انکو بیان یعنی ساری اگلی پچھلی باتوں کا بیان سکھایا۔

تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت ہے۔ قیل الاراد بالانسان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ماکان ومایکون لانہ علیہ السلام نبی عن خبر الاولین والاخرین وعن یوم الدین

کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ان کو اگلے پچھلے امور کا بیان سکھا دیا گیا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کو اگلوں اور پچھلوں کی اور قیامت کے دن کی خبر دے دی گئی۔

تفسیر روح البیان۔ میں اسی آیت کے تحت ہے وعلمہ نبینا علیہ السلام القرآن واسرار الالوھیۃ کما قال وعلمک مالم تکن تعلم۔

یعنی ہمارے نبی علیہ السلام کو رب سبحانہ تعالی نے قرآن اور اپنی ربوبیت کے

بھید سکھا دیئے۔ جیسا کہ خود رب تعالیٰ فرمایا کہ آپ کو سکھا دیں وہ باتیں
جو آپ نہ جانتے تھے۔

تفسیر مدارک۔ میں اسی آیت کے تحت ہے۔ الانسان ای الجنس
او آدم او محمد علیہ السلام۔

انسان سے مراد جنس انسانی ہے یا آدم علیہ السلام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تفسیر معالم التنزیل میں اسی آیت کے تحت ہے وقیل الانسان
ھٰھنا محمد علیہ السلام وبیانہ علمک مالم تکن تعلم۔

کہا گیا ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضور علیہ السلام ہیں۔
اور بیان سے مراد ہے کہ آپ کو وہ تمام باتیں سکھائیں جو نہ جانتے تھے۔

تفسیر حسینی۔ میں اسی آیت کے تحت ہے۔ یا وجود محمد را بیاموزاید
وبے را بیان آنچہ بود وہست وباشد۔

یا مراد ہے کہ پیدا فرمایا حضور علیہ السلام کی ذات کو اور سکھایا
انکو جو ہو چکا ہے یا ہو گا۔

(۱۰) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝

تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔

تفسیر روح البیان۔ میں اسی آیت کے تحت ہے۔ عبستور عما
کان فی الازل وما سیکون الی الابد لان الجن
ھو الستر بل انت عالم بما کان وخبیر بما سیکون۔

یعنی آپ سے وہ باتیں چھپی ہوئی نہیں ہیں جو ازل میں تھیں اور وہ جو ابد تک
ہونگی کیونکہ جن کے معنی ہیں چھپنا بلکہ آپ اسکو جانتے ہیں جو ہو چکا
اور خبردار ہیں اس سے جو ہو گا۔

۱۰۔ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔

تو وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت ہے۔ ای وقت وقوع القیٰمۃ من الغیب الذی لا یظھرہ اللہ لاحد فان قیل فاذٰی احملتم ذٰلک علی القیٰمۃ فکیف قال الا من ارتضٰی من رسول مع انہ لا یظھر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظھرہ عند قرب القیٰمۃ۔

یعنی قیامت کے آنے کا وقت ان غیبوں میں سے ہے۔ جس کو اللہ نے کسی پر ظاہر نہیں فرمایا پس اگر کہا جاوے کہ تم نے اس غیب کو قیامت پر محمول کر لیا تو اب رب سبحانہ تعالیٰ یہ کیسے فرمایا مگر پسندیدہ رسولوں کو حالانکہ یہ غیب تو کسی پر بھی ظاہر نہیں کیا جاتا۔ تو ہم کہیں گے۔ رب سبحانہ تعالیٰ قیامت کے قریب ظاہر فرمادیگا۔

تفسیر عزیزی صفحہ (۱۷۳) آنچہ بہ نسبت ہمہ مخلوقات غائب است غائب مطلق است مثل وقت آمدن قیامت و احکام تکوینیہ و شرعیہ

باری تعالیٰ ودر ہر روز وہر شریعت ومثل حقائق ذات وصفات او تعالیٰ علی سبیل التفصیل ایں قسم را غیب خاص او تعالیٰ نیز می نامند فلا یظھرہ علےٰ غیبہ احدا پس مطلع نمی کند بر غیب خاص خود ہیچکس را مگر کسی را کہ پسند می کند وآں کس رسول باشد خواہ از جنس ملک وخواہ جنس بشر مثل حضرت مصطفیٰ علیہ السلام اور اظہار بعضے از غیوب خاصہ خود می فرماید۔

ترجمہ۔ جو چیز تمام مخلوقات سے غائب ہو وہ غائب مطلق ہے۔ جیسے قیامت کے آنے کا وقت اور روزانہ ہر شریعت کے پیدائشی اور شرعی احکام اور جیسے پروردگار کی ذات وصفات بر طریق تفصیل اس قسم کو رب سبحانہ تعالیٰ کا خاص غیب کہتے ہیں پس اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا اس کے سوا جس کو پسند فرمادے اور وہ رسول ہوتے ہیں۔ خواہ فرشتے کی جنس سے ہوں یا انسان کی جنس سے حضرت مصطفیٰ علیہ السلام ان کو اپنے بعض خاص غیب پر ظاہر فرماتا ہے۔

تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت الا من یصطفیہ لرسالتہ ونبوتہ فیظھر علی من یشاء من الغیب حتی یستدل علےٰ نبوتہ بما یخبر بہ من المغیبات فیکون ذلک معجزۃ لہ ہو۔ اس کے جس کو اپنی نبوت اور رسالت کیلئے چن لئے پس ظاہر فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے غیب تاکہ انکی نبوت پر دلیل پکڑی جاوے

ان غیب چیزوں سے جس کی وہ خبر دیتے ہیں پس یہ انکا معجزہ ہوتا ہے۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے قال ابن الشیخ

انہ تعالیٰ لایطلع علے الغیب الذی یختص بہ تعالیٰ علمہ

الالمرتضی الذی یکون رسولاً وما لایختص بہ یطلع

علیہ غیر الرسول۔

ابن شیخ نے فرمایا کہ رب سبحانہ تعالیٰ اس غیب پر جو اس سے

خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے اور جو

غیب کہ رب سے خاص نہیں اس پر غیر رسول کو بھی مطلع فرما دیتا ہے۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ جلد اول وصل

رویتہ الہٰی میں ہے۔ فاوحی الایۃ بہام علوم و معارف وحقائق بشارات

و اشارات، اخبار وآثار و کرامات و کمالات در حطیۂ ایں ابہام داخل

است وہمہ را شامل وکثرت وعظمت اوست کہ مبہم آورد وبیان نہ کرد اشارات

بآنکہ خبر علیم علام الغیوب و رسول محبوب بہ آں محیط نتواند شد مگر آنچیاں حضرت بیان کردہ۔

ترجمہ۔ معراج میں رب نے حضور علیہ السلام پہ سارے علوم اور

معرفت اور بشارتیں اور اشارے اور خبریں اور کرامتیں کمالات وحی

فرمائے وہ اس ابہام میں داخل ہیں اور سب کو شامل ہیں انکی زیادتی اور عظمت ہی کی

وجہ سے ان چیزوں کو بطور ابہام ذکر کیا بیان نہ فرمایا۔ اسمیں اعتراف اسی اشارہ ہے
کہ ان علوم غیبیہ کو سوائے رب سبحانہ تعالیٰ اور محبوب علیہ السلام کے کوئی نہیں
احاطہ کر سکتا ہاں جس قدر حضور نے فرمایا وہ معلوم ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب اور
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اس سے مطلع فرما دیتے ہوں۔

تفسیر معالم التنزیل میں اسی آیت کے تحت ہے علی الغیب
وخبر السماء وما اطلع علیہ من الاخبار والقصص بضنین
ای بخیل یقول انہ یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل
یعلمکم ویخبرکم ولا یکتم کما یکتم الکاھن

حضور علیہ السلام غیب پر اور آسمانی خبروں پر اور ان خبروں و
قصوں پر بخیل نہیں ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے
پس وہ اسمیں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں اور تم کو خبر دیتے ہیں جیسے کہ
کاہن چھپاتے ہیں یہ ویسے نہیں چھپاتے۔

تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت ہے۔

یقول انہ علیہ السلام یاتیہ علم الغیب
فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم

مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے تو تم پر اسمیں

بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں۔

اس آیت و عبارت سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام لوگوں کو علم غیب سکھاتے ہیں اور سکھائے گا وہی جو خود جانتا ہوگا۔

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا

اور ان کو اپنا علم لدنی عطا کیا یعنی حضرت خضر کو۔

تفسیر بیضاوی میں اسی آیت کے تحت ہے۔ ای مما یختص بنا لا یعلم الا بتوفیقنا وهو علم الغیوب

سکھائے جو ہمارے ساتھ خاص ہیں بغیر ہمارے بتائے کوئی نہیں جانتا اور وہ علم غیب ہے۔

تفسیر ابن جریر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے

قال انک لن تستطیع معی صبرا کان رجلا یعلم علم الغیب قد علم ذلک

حضرت خضرؑ نے فرمایا تھا موسیٰ علیہ السلام سے کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے وہ خضرؑ علم غیب جانتے تھے کہ انہوں نے یہ جان لیا۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے هو علم الغیوب والاخبار عنها باذنه تعالیٰ ما ذهب الیه ابن عباس

حضرت خضرؑ کو جو علم لدنی سکھایا گیا وہ علم غیب ہے اور اس غیب کے متعلق خبر دینا ہے خدا کے حکم سے جیسا کہ اس طرف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے ہیں۔

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت ہے یعنی الاخبار بالغیوب وقیل العلم اللدنی ما حصل للعبد بطریق الالھام

یعنی حضرت خضرؑ کو غیب کی خبریں دیں اور کہا گیا ہے کہ علم لدنی وہ وہ ہوتا ہے جو بندہ کو الہام کے طریقہ پر حاصل ہو۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمان اور زمین کی۔

تفسیر خازن میں اسی آیت کے تحت ہے۔ اقیم علی الصخرۃ وکشف لہ عن السمٰوات حتیٰ رأی العرش والکرسی وما فی السمٰوات وکشف لہ عن الارض حتیٰ نظر الی اسفل الارضین ورأی ما فیھا من العجائب۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صخرہ میں کھڑا کیا گیا اور ان کے لئے آسمان کھول دیئے گئے یہاں تک کہ انہوں نے عرش و کرسی اور جو کچھ آسمانوں میں ہے دیکھ لیا اور آپ کے لئے زمین کھولی گئی یہاں تک کہ انہوں نے زمینوں کی نیچی زمین اور ان عجائبات کو دیکھ لیا جو زمینوں میں ہیں۔

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے تحت ہے قال مجاھد فرجت لہ السمٰوٰت السبع فنظر الی ما فیھن حتیٰ انتھیٰ نظرہ الی العرش وفرجت لہ الارضون السبع حتیٰ نظر الی ما فیھن۔

مجاہد نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے ساتوں آسمان کھولدیئے گئے

پس انہوں نے دیکھ لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے یہاں تک کہ ان کی نظر عرش تک پہونچ گئی اور ان کے لئے سات زمینیں کھول دی گئیں انہوں نے وہ چیزیں دیکھ لیں جو زمینوں میں ہیں۔

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے "عجائب و بدائع آسمانہا و زمین ہا از ذروۂ عرش تا تحت الثریٰ بروے منکشف ساختہ

ابراہیم علیہ السلام کو آسمان و زمین کی عجائبات و غرائبات دکھائے اور عرش کی بلندی سے تحت الثریٰ تک کھول دیا۔

تفسیر ابن جریر ابن ابی حاتم میں اسی آیت کے تحت ہے انہ جل لہ الامر سرہ وعلانیتہ فلم یخف علیہ شیئ من اعمال الخلائق

حضرت ابراہیمؑ پر کھلی و پوشیدہ تمام چیزیں کھل گئیں پس ان پر مخلوق کے اعمال میں سے کچھ بھی چھپا نہ رہا۔

تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت ہے ان اللہ شق لہ السمٰوات حتیٰ رای العرش والکرسی والی حیث ینتھی الیہ فوقیۃ العالم الجسمانی ورای ما فی السمٰوات من العجائب والبدائع ورای ما فی بطن الارض من العجائب والغرائب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کیلئے آسمانوں کو چیر دیا یہاں تک کہ انہوں نے عرش و کرسی اور جہاں تک جسمانی عالم کی فوقیت ختم ہوتی ہے دیکھ لیا اور وہ عجیب و غریب چیزیں بھی دیکھ لیں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ عجیب و غریب چیزیں بھی دیکھ لیں جو زمین کی پیٹ میں ہیں۔

علمِ غیب اضافی احادیث کی روشنی میں

۱۔ بخاری کتاب بدء الخلق اور مشکوٰۃ جلد دوم باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتیٰ دخل اھل الجنۃ منازلھم و اھل النار منازلھم حفظ ذالک من حفظہ و نسیہ من نسیہ

حضور علیہ السلام نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پس ہم کو ابتداء پیدائش کی خبر دے دی یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں میں پہنچ گئے۔ اور جہنمی اپنی منزلوں میں جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

۱۔ عینی شرح بخاری، فتح الباری ارشاد الساری شرح بخاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے تحت ہے۔ فیہ دلالۃ علیٰ انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتداءھا الیٰ انتھائھا

اس حدیث میں دلالت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک ہی مجلس میں ساری مخلوقات کے سارے احوال کی از ابتداء تا انتہا خبر دے دی۔

۲۔ مشکوٰۃ باب المعجزات میں مسلم سے بروایت عمرو ابن اخطب رضی اللہ عنہ اسی طرح منقول ہے مگر اس میں اتنا اور ہے فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمٰۃ فاعلمنا احفظنا

ہم کو تمام ان واقعات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والے ہیں پس ہم میں بڑا عالم وہ ہے جو زیادہ باتوں کا حافظ ہے۔

۳۔ مشکوٰۃ باب الفتن میں بخاری و مسلم سے بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہے ما ترک شیئًا یکون فی مقامہ الیٰ یوم القیمٰۃ الاحدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ

حضور علیہ السلام نے اس جگہ قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی۔ مگر اسکی خبر دے دی جس نے یاد رکھا، یاد رکھا جو بھول گیا وہ بھول گیا

۴۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین میں مسلم سے بروایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارق الارض ومغاربھا

اللہ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی پس میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور شرح شفا للملا علی قاری و زرقانی شرح مواہب نسیم الریاض شرح شفا میں اس حدیث کے تحت ہے وحاصلہ انہ طوی لہ الارض وجعلھا مجموعۃ کھیئۃ کف فیہ مراۃ ینظرالی جمنھا وطوھا بتقریب

بعیدها الی قریبها حتی اطلعت علی ما فیها۔

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے لئے زمین سمیٹ دی گئی اور اس کو ایسا جمع فرما دیا گیا جیسے ایک ہاتھ میں آئینہ ہو اور وہ شخص اس آئینے کو دیکھتا ہو اور زمین کو اس طرح سمیٹا کہ دور والی کو قریب کر دیا اس کے قریب کی طرف یہاں تک کہ ہم نے دیکھ لیا تمام چیزوں کو جو زمین میں ہیں۔

مشکوٰۃ باب المساجد میں عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت ہے رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدی فعلمت ما فی السمٰوات والارض

ہم نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا رب سبحانہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت ہمارے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈک ہم نے اپنے قلب میں پائی پس تمام آسمان و زمین کی چیزوں کو ہم نے جان لیا۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے تحت ہے فعلمت بسبب وصول ذٰلک الفیض ما فی السمٰوٰت والارض یعنی ما اعلمہ اللہ مما فیھا من الملٰئکۃ والاشجار وغیرھا وھو عبارۃ عن سعۃ علمہ الذی فتح اللہ وقال ابن حجر جمیع الکائنات الذی فی السمٰوٰت بل وما فوقھا کما یفاد من قصہ المعراج والارض ھی بمعنی الجنس وجمیع ما فی الارضین السبع بل وما تحتھا کما افادہ اخبارہ علیہ السلام عن الثور والحوت الذی علیھما الارضون

اس فیض کو پہنچنے سے ہم نے تمام وہ چیزیں جان لیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں یعنی آسمانوں و زمین میں وہ چیزیں جو اللہ نے بتائیں فرشتے اور درخت وغیرہ یہ آپ کے اس وسیع علم کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر فرمایا کہ جان لی وہ تمام وہ چیزیں جو ساتوں زمین بلکہ جو اس سے نیچے ہیں جیسا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے جن میں حضور علیہ السلام نے گائے اور مچھلی کی خبر دی ہے جن پر زمین قائم ہے۔

شرح مواہب لدنیہ للزرقانی میں حضرت عبد اللہ بن عمر کی روایت سے ہے۔ ان اللہ دفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیٰمۃ کانما انظر الی کفی ھذا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے ساری دنیا کو پیش فرمادیا۔ پس ہم اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے اس ہاتھ کو دیکھتے ہیں۔

مشکوٰۃ باب المساجد۔ بروایت ترمذی ہے۔

پس ہمارے لئے ہر چیز ظاہر ہوگئی اور ہم نے پہچان لیا۔

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت بیان فرمایا۔ پس ظاہر شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را۔

ترجمہ۔ ہم پر ہر قسم کا علم ظاہر ہو گیا اور ہم نے سب کو پہچان لیا۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

ای اظھر و کشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع ما فیھا

فانا انظر الیھا والیٰ ما ھو کائن فیھا الیٰ یوم القیمۃ کانما انظر الیٰ کفی ھذہ اشارۃ الیٰ انہ نظر حقیقۃ دفع بہ انہ ارید بالنظر العلم۔

یعنی ہمارے سامنے دنیا ظاہر کی گئی اور کھول دی گئی کہ ہم نے اس کی تمام چیزوں کا احاطہ کر لیا پس ہم اس دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے اس ہاتھ کو اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے حقیقۃً ملاحظہ فرمایا۔ یہ احتمال دفع ہو گیا۔ کہ نظر سے مراد علم ہے۔

مسند امام احمد حنبل میں بروایت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لقد ترکنا رسول اللہ علیہ السلام وما یحرک طائر جناحیہ الا ذکر لنا منہ علما۔

ہم کو حضور علیہ السلام نے اس حال پر چھوڑا کہ کوئی پرندہ اپنے پر بھی نہیں ہلاتا۔ مگر اس کا ہم کو علم بتا دیا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریف میں اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں ولا شک ان اللہ قد اطلعہ علیٰ ازید من ذالک والقی علیہ علم الاولین والآخرین۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ نے حضور علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ پر مطلع فرمایا اور آپ کو سارے اگلے پچھلے حضرات کا علم دیا۔

مشکوٰۃ باب المعجزات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فقال رجل تا للہ ان رءیت کالیوم ذئب تیکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ھو کائن بعدکم۔

شکاری آدمی نے کہا کہ میں نے آج کی طرح کبھی نہ دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے تو بھیڑیا بولا کہ اس سے عجیب بات یہ ہے کہ ایک صاحب (حضور علیہ السلام) دو میدانوں کے درمیانی نخلستان (مدینہ) میں ہیں اور تم کو گذشتہ اور آئندہ کی خبریں دے رہے ہیں۔

ملا علی قاری مرقاۃ میں اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں یخبرکم بما مضی ای سبق من خبر الاولین من قبلکم وما ھو کائن بعدکم ای من نبأ الاخرین فی الدنیا ومن احوال الاجمعین فی العقبی۔

تم کو حضور علیہ السلام اگلوں کی گذری ہوئی خبریں دیتے ہیں اور جو کچھ تمہارے بعد پچھلوں کی خبریں ہیں وہ بھی بتلاتے ہیں دنیاوی حالات اور آخرت کے سارے حالات۔

مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الملاحم فصل اول میں مسلم سے بروایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے انی لاعرف اسماءھم واسماء اباءھم والوان خیولھم ھم خیر فوارس اومن خیر فوارس علی ظھر الارض

ہم ان کے (دجال سے جہاد کی تیاری کرنے والوں) نام ان کے باپ دادؤں کے نام ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتے ہیں وہ روئے زمین پر بہترین سوار ہیں۔

مرقاۃ میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں فیہ مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ علیہ السلام محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرھا۔

اس حدیث میں معجزہ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ اس پر بھی دلالت ہے کہ حضور علیہ السلام کا علم کلی اور جزئی واقعات کو گھیرے ہوئے ہے۔

مشکوٰۃ باب الفتن فصل ثانی میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من ثلث مائۃ فصاعدا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ (رواہ ابو داؤد)

نہیں چھوڑا حضور علیہ السلام نے کسی فتنہ چلانے والے کو دنیا کے ختم ہونے تک جن کی تعداد تین سو سے زیادہ تک پہنچے گی مگر ہم کو اس کا نام اس کے باپ کا نام اس کے قبیلہ کا نام بتا دیا۔

مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت میں ہے تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک۔

حضور علیہ السلام نے خبر دی کہ فاطمہ زہرا کے فرزند پیدا ہوگا جو تمہاری پرورش میں رہیگا۔

مشکوٰۃ باب مناقب علی میں ہے قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة غدا رجلا یفتح اللّٰہ علی یدیه یحب اللّٰه ورسوله

حضور علیہ السلام نے خیبر کے دن فرمایا کہ ہم کل یہ جھنڈا اسکو دینگے جس کے ہاتھ پر اللّٰہ خیبر فتح فرما دے گا اور وہ اللّٰہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہے۔

مشکوٰۃ باب المساجد میں ابوذر غفاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عرضت علی اعمال امتی حسنها وسیئها فوجدت فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق۔

ہم پر ہماری امت کے اعمال پیش کئے گئے اچھے بھی اور بُرے بھی ہم نے انکے اچھے اعمال میں وہ تکلیف دہ چیز بھی پائی جو راستے سے ہٹائی جائے۔

مسلم جلد دوم کتاب الجہاد باب غزوہ بدر میں حضرت انس رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم هذا مصرع فلان یضع یده علی الارض ههنا ههنا قال فما ماط احدهم عن موضع ید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور اپنے دست مبارک کو ادھر ادھر زمین پر رکھتے تھے راوی نے فرمایا کہ کوئی بھی مقتولین میں سے حضور علیہ السلام کے ہاتھ کی جگہ سے ذرا بھی نہ ہٹا۔

علم غیب اضافی سے متعلق علماء کرام کے اقوال

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ مدارج النبوۃ جلد اول باب پنجم در ذکر فضائل آنحضرت صفحہ ۱۴۴ میں لکھا ہے۔ از زمان آدم تا نفخہ اولیٰ بروئے علیہ السلام منکشف ساختن تا ہمہ احوال اورا از اول و آخر معلوم گردد و یاران خود را نیز از بعضے احوال خبر داد۔

ترجمہ:۔ حضرت آدم علیہ السلام سے صور پھونکنے تک تمام حضور علیہ السلام پر ظاہر فرما دیا تا کہ اول سے آخر تک کے سارے حالات آپ کو معلوم ہو جائیں اور حضور علیہ السلام نے بعض حالات کی خبر اپنے صحابہ کو بھی دی۔

علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔ وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیها علی اطلاعه علیه السلام علی الغیب ولا ینافی الآیت الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا الله لان المنفی علمه علیه السلام من غیر واسطة اما اطلاعه علیه باعلام الله فمتحقق بقوله تعالیٰ الا من ارتضیٰ من رسول۔

احادیث اس پر متواتر ہیں اور ان کے معانی اس پر متفق ہیں کہ

حضور علیہ السلام کو غیب پر اطلاع ہے اور یہ مسئلہ ان آیتوں کے خلاف
نہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ خدا کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔
کیونکہ جس کی نفی ہے وہ علم بغیر واسطہ ہے (ذاتی) لیکن حضور علیہ السلام
کا غیب پر مطلع ہونا اللہ کے بتانے سے وہ ثابت ہے رب کے اس
قول سے کہ سوائے پسندیدہ رسول کے۔

شفا شریف میں قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ (ماخوذ از
خرپوتی شرح قصیدہ بردہ)۔ خص اللہ تعالیٰ بہ علیہ السلام
بالاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین ومصالح امتہ و
کان فی الامم وما سیکون فی امتہ من النقیر والقطمیر
وعلی جمیع فنون المعارف کاحوال القلب والفرائض و
العبادۃ والحساب۔

اللہ نے حضور علیہ السلام کو خاص فرمایا تمام دینی و دنیاوی مصلحتوں
پر مطلع فرما کر اور اپنی امت کی مصلحت اور گزشتہ امتوں کے واقعات
اور اپنی امت کے ادنیٰ سے ادنیٰ واقعہ پر خبردار فرمادیا اور تمام معرفت
کے فنون پر مطلع فرمادیا جیسے دل کے حالات فرائض عبادت اور علم حساب۔

قصیدہ بردہ میں ہے۔

فان من جودک الدنیا وضرتھا — ومن علومک علم اللوح والقلم

دنیا و آخرت آپ ہی کے کرم سے ہے — اور لوح وقلم کا علم آپکے علوم کا بعض حصہ ہے

شرح قصیدہ بردہ مصنفہ ابراہیم بیجوری میں اس شعر کے تحت ہے

فان قیل اذا کان علم اللوح والقلم بعض علومہ علیہ السلام فما البعض الاخر اجیب بان البعض الاخر ھو ما اخبرہ اللہ تعالیٰ من احوال الاٰخرۃ لان القلم انما کتب فی اللوح ما ھو کائن الیٰ یوم القیٰمۃ۔

اگر کہا جاوے کہ جب لوح و قلم کا علم حضور علیہ السلام کے علوم کا بعض ہوا تو دوسرے بعض کون سے علوم ہیں جواب دیا جاوے گا کہ وہ بعض آخرت کے حالات کا علم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو خبر دی۔ کیونکہ قلم نے تو لوح میں وہ ہی لکھا ہے جو قیامت تک ہونے والا ہے۔

ملا علی قاری حل العقدہ شرح قصیدہ بردہ میں اسی شعر کے تحت فرماتے ہیں وکون علومہا علیہ السلام من علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ومعارف وعوارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما یکون نہرا من البحور علمہ وحرفا من سطور علمہ

اور لوح و قلم کے حضور علیہ السلام کے علوم کے بعض اس لئے ہیں کہ حضورؐ کے علوم منقسم ہیں جزئیات اور کلیات اور حقائق اور معرفت اور ان معرفتوں کی طرف جن کا تعلق ذات اور صفات سے ہے لہذا

لوح و قلم کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے دریاؤں کی ایک نہر ہے اور حضور علیہ السلام کے علم کی سطروں کا ایک حرف۔

امام بوصیری صاحب قصیدہ بردہ اپنے دوسرے قصیدہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں ؎

وسع العالمین علما وحکما فھو بحر لم تحیھا الاعیاء

حضور علیہ السلام نے اپنے علم و اخلاق سے جہانوں کو گھیر لیا۔ پس آپ ایسے سمندر ہیں کہ اس کو گھیرنے والے نہ گھیر سکے۔

شیخ سلیمان جمل اس شعر کی شرح فتوحات احمدیہ میں فرماتے ہیں۔

ای وسع علمہ علوم العلمین الانس والجن والملئکۃ لان اللہ تعالٰی اطلعہ علی العالم کلہ فعلم علم الاولین والاخرین وماکان ومایکون وحسبک علم القرآن قد قال اللہ تعالٰی مافرطنا فی الکتب من شیئ۔

یعنی آپ کا علم تمام جہانوں یعنی جن و انسان اور فرشتوں کے علم کو گھیرے ہوئے ہے۔ کیونکہ رب تعالٰی نے آپ کو تمام عالم پر خبردار فرمایا پس اگلے پچھلوں کا علم سکھایا اور ماکان ومایکون بتایا اور حضور علیہ السلام کے علم کے لئے قرآن کافی ہے کہ خدائے تعالٰی فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

امام ابن حجر کی اس شعر کی شرح میں افضل القریٰ میں فرماتے ہیں

لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم الاولین والآخرین وماکان ومایکون۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام جہان پر خبردار فرمایا پس آپ نے اولین و آخرین کو اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا اس کو جان لیا۔

ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ سارے جہان والوں کا علم حضور علیہ السلام کو دیا گیا۔ جہان والوں میں حضرت آدم و ملائکہ اور ملک الموت اور شیطان وغیرہ سب ہی ہیں اور ملک الموت و شیطان کے لئے علم غیب تو دیوبندی بھی مانتے ہیں۔

امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں النبوۃ ماخوذۃ من النباء بمعنی الخبر ای اطلعہ اللہ علی الغیب

نبوت نبأ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں خبر یعنی اللہ نے ان کو غیب پر خبردار فرمایا۔

حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات شریف جلد اول مکتوب ۳۱۰ میں فرماتے ہیں۔

ہر علم کہ مخصوص بہ اوست سبحانہ خاص رسل را اطلاع می بخشد

ترجمہ:۔ جو علم رب سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس پر خاص رسولوں کو اطلاع دیتے ہیں۔

علامہ خفاجی جمع النہایہ میں فرماتے ہیں قد ورد ان اللہ تعالیٰ

لم یخرج النبی علیہ السلام حتی اطلعہ علی کل شیئی

یہ وارد ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو دنیا سے نہ نکالا یہاں تک کہ آپ کو ہر چیز پر مطلع فرما دیا۔

شرح عقائد نسفی ۱۷۵ میں ہے بالجملۃ العلم بالغیب امر تفرد بہ اللہ تعالیٰ سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ او الھام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ غیب جاننا ایک ایسی بات ہے جو خدا سے خاص ہے بندوں کو اس تک کوئی راہ نہیں بغیر رب کے بتائے یا الہام فرمائے معجزے یا کرامت کے طریقے پر۔

درمختار شروع کتاب الحج میں ہے فرض الحج سنۃ تسع وانما اخرہ علیہ السلام لعشر لعذر مع علمہ ببقاء حیاتہ لیکمل التبلیغ۔

حج ۹ھ میں فرض ہوا اور حضور علیہ السلام نے اس کو ۱۰ھ تک موخر فرما لیا کسی عذر کی وجہ سے اور حضور علیہ السلام کو اپنی زندگی پاک کے باقی رہنے کا علم بھی تھا تاکہ تبلیغ پوری ہو جاوے۔

تفسیر روح البیان میں زیر آیت ولا تخطہ بیمینک ہے کان علیہ السلام یعلم الخطوط ویخبر عنھا

حضور علیہ السلام خطوں کو جانتے تھے اور اس کی خبر بھی دیتے تھے۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لطائف رشیدیہ صفحہ ۲۷ میں
فرماتے ہیں انبیاء علیہم السلام ہر دم مشاہدہ امور غیبیہ اور تیقظ وحضور
حق تعالیٰ کا رہتا ہے کما قال النبی علیہ السلام تعلمون ما اعلم
لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا اور فرمایا انی ارٰی ما لا ترون
(انوار غیبیہ صفحہ ۳۲)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی تکمیل الیقین مطبوعہ ہندوستان
پرنٹنگ پریس صفحہ (۱۳۵) میں فرماتے ہیں کہ
شریعت میں وارد ہوا ہے کہ رسل و اولیاء غیب اور آئندہ کی خبر
دیا کرتے ہیں کیونکہ جب خدا غیب اور آئندہ کے حوادث کو جانتا ہے
اس لئے کہ ہر حادث اس کے علم سے اسی کے ارادے کے متعلق ہونے
سے اسی کے فعل سے پیدا ہوتا ہے تو پھر اس سے کون امر مانع ہوتا ہے
کہ یہی خدا ان رسل و اولیاء میں سے جسے چاہے اسے غیب یا آئندہ کی
خبر دے دے۔ اگرچہ ہم اس کے قائل ہیں کہ فطرت انسانی کا یہ مقتضیٰ ہیں
کہ بذاتہٖ اور بخود مغیبات میں سے کسی شئی کو جان سکے لیکن اگر خدا کسی کو بتادے
تو اس کو کون روک سکتا ہے ان لوگوں کو جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ خدا کے
بتانے سے ہی معلوم ہوتا ہے اور پھر وہ لوگ اوروں کو خبر دیتے ہیں
ان میں سے کوئی ایسا نہیں جو بذاتہٖ علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے چنانچہ
شریعت محمدیہ بالذات علم غیب کے دعویٰ کرنے کو اعلیٰ درجہ کے

ممنوعات میں شمار کرتی ہے اور جو اس کا دعوی کرے اس کو کافر بتاتی

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحذیر الناس کے صفحہ (۴) پر لکھتے ہیں۔

علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علم رسول اللہ میں مجتمع ہیں اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ ہیں اور انبیاء باقی اور اولیا بالعرض ہیں۔

اس آخری عبارت پر غور کرنا چاہیے کہ مولوی قاسم صاحب نے حضور علیہ السلام میں اولین اور آخرین کا علم جمع مانا ہے اور اولین میں حضرت آدم و حضرت خلیل اور حضرت ابراہیم السلام اسی طرح سارے ملائکہ حاملان عرش و حاضرین لوح محفوظ بھی شامل ہیں لہذا ان سب کے علوم سے حضور علیہ السلام کا علم زیادہ ہونا چاہیے حضرت آدم علیہ السلام کے علم کو ہم بیان کر چکے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ خصائص کبری میں لکھتے ہیں۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم خمسہ بھی عطا فرمائے گئے اور علم قیام قیامت اور روح کا بھی دیا گیا مگر ان دونوں کے پوشیدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر فصل اول کے آخر میں ہے

کما ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم راٰہٗ فی الدنیا لانقلابہ نوراً

حضور علیہ السلام نے دنیا میں رب کو دیکھا کیونکہ خود نور ہو گئے تھے۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف شیخ عبداللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب۔

بندہ حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ روحانیت کی صفت پالیتا ہے پس غیب جانتا ہے۔

اسی مرقاۃ میں کتاب عقائد سے نقل فرمایا یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی لہ علم الغیب وغیب الغیب

کامل بندہ چیزوں کی حقیقتوں پر مطلع ہوجاتا ہے اور اس پر غیب الغیب کھل جاتے ہیں۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی سورہ جن میں فرماتے ہیں۔

اطلاع برلوح محفوظ ودیدن نقوش نیز از بعضے اولیاء بتواتر منقول است۔

ترجمہ:۔ لوح محفوظ کی خبر رکھنا اور اس کی تحریر دیکھنا بعض اولیاء اللہ سے بھی بطریق تواتر منقول ہے۔

امام ابن حجر مکی کتاب الاعلام میں اور علامہ شامی سل الحسام میں فرماتے ہیں الخواص یجوز ان یعلم الغیب فی قضیۃ او قضاء کما وقع لکثیر منھم واشتھر

جائز ہے کہ خاص خاص حضرات کسی معاملہ یا فیصلے میں غیب جان لیں

جیسا کہ بہت سے اولیاء اللہ سے واقع ہوا۔ اور یہ مشہور بھی ہو گیا۔

شاہ ولی اللہ صاحب الطاف القدس میں فرماتے ہیں۔ نفس کلیہ بجائے جسد عارف می شود و ذات عارف بجائے روح او ہمہ عالم بعلم حضوری می بیند۔

ترجمہ:۔ عارف کا نفس بالکل جسم بن جاتا ہے اور عارف کی ذات بجائے روح کے ہو جاتی ہے۔ وہ تمام عالم کو علم حضوری سے دیکھتا ہے۔

امام شعرانی کبریت احمر میں فرماتے ہیں۔ واما شیخنا السید علی الخواص رضی اللہ عنہ فسمعتہ یقول لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب وھو من یوم الست الی استقرارہ فی الجنۃ او فی النار۔

ہم نے اپنے شیخ سید علی خواص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک اس وقت تک کوئی مرد کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے مرید کی حرکات نسبی کو نہ جان لے یوم میثاق سے لے کر اس کے جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک۔

شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں۔ ثم انہ ینجذب الی حیز الحق فیصیر عبد اللہ فیتجلی لہ کل شیئ

پھر وہ مرد عارف بارگاہ حق کی طرف جذب ہو جاتے ہیں۔ پس وہ اللہ کے بندے ہوتے ہیں اور ان کو ہر چیز ظاہر ہو جاتی ہے۔

باب دوّم

کتاب برقِ غیب کے اعتراضات اور اسکے جوابات

باب اول میں مسئلہ علم غیب کو ہم نے قرآن وحدیث واقوالِ علماء کی روشنی میں آفتاب نیمروز کی طرح واضح کیا قارئین وناظرین کتاب بخوبی واقف اور ان شاء اللہ مطمئن ہو چکے ہوں گے اب ہم باب دوم کا آغاز کرتے ہیں۔ اس میں صاحب برقِ غیب جناب اکبر دیوبندی کے ان اعتراضات کے جوابات سپردِ قلم کرتے ہیں جنکے ذریعہ موصوف نے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے علامہ مدنی میاں صاحب کی عالمانہ شخصیت پر بیجا اعتراضات کی زحمت گوارا کی موصوف کے تمام اعتراضات صرف برائے اعتراضات ہیں حقیقت سے جنکو دور کا بھی تعلق نہیں لیجئے پہلا اعتراض یعنی صاحب برق غیب کا پہلا دھوکہ اور اسکا جواب۔ قارئین بنظر خاص ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا؟

دھوکہ ۱

صاحب برق غیب اپنی کتاب کے صفحہ (۲) (۴۸) پر بعنوان اعتذار تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بعض کتب جن کو علامہ مدنی میاں نے حوالہ دیا تھا وہ

وہ حیدرآباد میں دستیاب نہ ہو سکیں خصوصاً تفسیر روح البیان کے تعلق سے لکھا ہے کہ یہ صرف دارالعلوم ندوۃ العلماء کے بے نظیر لائبریری میں دستیاب ہوئی حیدرآباد کے کسی کتب خانہ میں موجود ہی نہیں ہے اور صفحہ ۱۰ پہ لکھتے ہیں کہ جامعہ نظامیہ سے ہمارا خصوصی تعلق اور لگاؤ ہے اس لئے فطری طور پہ مجھے بہت رنج ہوا۔

جواب ۱

یہ ہے موصوف کا وہ عذر لنگ جو اعتذار نہیں بلکہ اپنی کم علمی کا اعتراف ہے اگر موصوف مطلوبہ تفسیر تفسیر روح البیان اور دیگر کتب حیدرآباد ہی میں تلاش کرتے تو ایک نہیں بلکہ متعدد مقامات پہ حاصل ہو جاتے اور جامعہ نظامیہ میں جہاں پچیس ۲۵ ہزار کتب پر ایک عظیم کتب خانہ قائم ہے اس میں تفسیر روح البیان کے مکمل دو سٹ موجود ہیں علاوہ ازیں کتب خانہ مولانا ابو الوفاء جلالی کوچہ اور کتب خانہ جامعہ الہیات نوریہ بنڈلہ گوڑہ و کتب خانہ آصفیہ اور دیگر معلوم حیدرآباد میں اور کتنے مقامات پر یہ تفسیر موجود ہونگی جو بآسانی دستیاب ہو جاتی اگر آپ کو جامعہ سے صحیح دلی لگاؤ ہوتا تو ضرور جامعہ آتے اور نہ صرف مطلوبہ کتب بلکہ زیر بحث مسئلہ میں علمائے نظامیہ سے تبادلۂ خیال فرماتے جس سے آپکے جملہ شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا اور آپکی کتاب برق غیب کے ذریعہ ملت میں انتشار پیدا نہ ہوتا مطلوبہ کتب کی خاطر ندوۃ العلماء لکھنو کو تشریف لے جانا بے جا زحمت ہی نہیں بلکہ ایک ڈھونگ بھی ہے جو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ علمی اعتبار سے حیدرآباد اور جامعہ نظامیہ کو کوئی مقام حاصل نہیں بلکہ وہابیت نواز مدارس ندوۃ العلماء اور دارالعلوم دیوبند کو عظیم مقام حاصل ہے اور یہ تشریف لیجانا اس مثل کے مصداق ہے۔ (اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی)

دھوکہ نمبر ۲

صاحب برقِ غیب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر بعنوان اولیاء کی توہین رقمطراز ہیں کہ موصوف (مدنی میاں) کا کہنا "یہ اولیاء علماء نہیں (کتاب علمِ غیب حصہ اول) اس پہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ بڑا فاسد خیال ہے اور سراسر اولیاء کی توہین ہے۔

جواب نمبر ۲

مولانا مدنی میاں نے نہ تو اولیاء کی توہین کی اور نہ تو علماء کے مدارج میں کوئی کمی کی بلکہ مولانا نے اپنی عالمانہ تقریر میں اولیاء اور علماء کے مدارج کو بحسن خوبی واضح فرمایا ہے، اگر تعصب کا چشمہ اتار کر مولانا کے ایک ایک لفظ پر غور کریں تو کہیں بھی توہین و تنقیص شان کا شائبہ بھی نہ ملے گا اور اگر تعصب سے دیکھا جائے تو علامہ کا ایک ایک لفظ ان کے حق میں برا ہی لگے گا توہین اور تنقیص تو آپ ہی جیسے حضرات کا شیوہ ہے ناظرین مولانا مدنی میاں صاحب کی مطبوعہ تقریر کتاب علم غیب حصہ اول ص۱۲ تا ۱۵ کی بعینہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

جب سرکار ہماری نگاہوں سے روپوش ہوئے تو ہمارے سامنے دو گروہ آ گئے۔ ایک کی توجہ ہے قلب کی طرف اور ایک کی توجہ ہے قالب کی طرف۔ ایک ہے جو قلب کی صفائی کر رہا ہے اور ایک ہے جو قالب پہ نقش و نگار اتار رہا ہے مگر دونوں کے تعلق اتنے گہرے ہیں کہ ایک کے بغیر دوسرے کا کام نہیں چلتا ہیں اور صاف لفظوں میں کہوں ایک ہے علماء کی جماعت اور ایک ہے مشائخ کی جماعت۔ ایک ہے علماء کی جماعت ایک ہے

اولیاء کی جماعت اولیاء کی نظر قلب پر اور علماء کی نظر قالب پر مگر آپ کہیں گے یہ کیا ؟ یہ اولیاء علماء نہیں ؟ جی نہیں ۔ یہ اولیاء علماء کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے ہیں ۔ اولیاء علماء سے علم حاصل کرتے ہیں اور یہ علماء اولیاء کے مرید ہو جاتے ہیں ذرا سا غور ... کیا تعلق ہے یہ علماء جو ہیں ۔ یہ اولیاء کبھی زانوئے تلمذ تہہ کر رہے ہیں علماء کے آگے دونوں میں ایسا رابطہ ہو گیا نہ وہ کہہ سکے ہمیں عالم کی ضرورت نہیں نہ عالم کہہ سکے ہمیں ولی کی ضرورت نہیں "۔ اسی صفحہ ۵۰ پر دلیل میں باہم جوڑ کا ایک مشہور واقعہ مابین امام فخر الدین رازیؒ اور پیر نجم الدین کبریٰؒ کا پیش کیا ۔ اتنی واضح تقریر کے بعد اولیاء کی توہین ثابت کرنا گویا ایک فریب دینا ہے ؎

ہم نہیں تجھے واقفِ مکروفریب   دوستوں کے اس کرم کا شکریہ

دھوکہ ۳

صاحب برقِ غیب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴ پر بعنوان ایک مغالطہ لکھتے ہیں کہ آگے کچھوچھوی صاحب المعروف بہ مدنی صاحب نے کہا ۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم دلیل مانگنے والوں سے کہدو کہ دلیل تو علماء کا منصب ہے ہم تو بلا دلیل بھی مانتے ہیں ۔ (کتاب علم غیب حصہ اول صفحہ ۶) موصوف نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مدنی صاحب کا مذہب رضاخانی بدعتی ۔ بلا دلیل بے بنیاد عقائد اور کھوکھلے نظریات پر مشتمل ہے ۔

جواب ۳

صاحب برقِ غیب نے مولانا مدنی صاحب کے صاف اور واضح کلمات کو

توڑ موڑ کرتے ہوئے اس کا غلط مطلب محض عوام کو گمراہ کرنے کی خاطر اپنی کتاب میں پیش کیا حالانکہ یہاں کسی اعتراض کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ علامہ نے صاف صریح الفاظ میں یہ واضح کیا ہے کہ دلیل اور ثبوت پیش کرنا یہ علماء کا کام ہے اور عوام کا کام یہ ہے کہ وہ علماء کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کریں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے فاسئلوا اهل الذكران كنتم لا تعلمون۔ ترجمہ۔ اگر تم دین کی کوئی بات نہ جانتے ہوں تو جاننے والوں سے پوچھو۔ مولانا مدنی میاں نے عوام الناس کو اس بات کی تلقین کی کہ اگر مخالفین کسی عمل کے بارے میں دلیل طلب کریں تو ان سے صاف کہہ دو کہ دلیل پیش کرنا یہ ہمارا کام نہیں ہے بلکہ علماء کا ہے اور یہی وہ فرق ہے جو عالم اور غیر عالم میں وجہ امتیاز ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون۔ ترجمہ:۔ آپ فرمائیے کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے) اتنے واضح کلمات کے باوجود صاحب برق غیب نے ایک بے جا الٹی منطق کو اپنی کتاب میں پیش کر دیا نہیں معلوم موصوف کیا کہنا چاہتے ہیں۔ تقریر حصہ اول ص۲۶ کی بعینہ عبارت درج ذیل ہے: "سنو آج بھی دلیلیں مانگی جاتی ہیں۔ جو علماء صالحین سے ثابت ہیں اور اولیاء کاملین سے ثابت ہیں اور اہل علم کی کتابوں سے ثابت ہیں۔ ان نظریات کیلئے دلیل مانگی جاتی ہے جب دلیل دی جاتی ہے تو اس میں خشک ڈالا جاتا ہے۔ کیا ہی اچھا جواب ہوتا کہ اگر تم دلیل مانگنے والوں سے کہہ دو کہ دلیل تو علماء کا منصب ہے ہم تو بلا دلیل ہی مانتے ہیں اب ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ مولانا مدنی میاں

کو بدعتی اور مسلک اہل سنت کو بے بنیاد اور کھوکھلے نظریات پر مشتمل ہے یہ کہنا خود موصوف پر صادق آتا ہے یا مولانا مدنی میاں اور مسلک اہل سنت پر سوال کرکے میں خود ہی بہت پشیمان ہوں
جواب دے کے مجھے اور شرمسار نہ کر

دھوکہ نمبر ۴

صاحب برق غیب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۳ پر بعنوان غیر ذمہ دارانہ تفسیر لکھتے ہیں کہ (مولوی مدنی میاں نے آیت النبی اولی بالمومنین من انفسھم کی بڑی غیر ذمہ دارانہ اور بچکانہ تفسیر کی ہے۔ جو ان کے خطاب شیخ الاسلام کو زیب نہیں دیتی۔

جواب نمبر ۴

اول تو مولانا مدنی صاحب نے تفسیر مذکورہ آیت کی فرمائی موصوف نے پہلے تو اسے پیش ہی نہیں کیا اور بلا اظہار تفسیر بے جا تبصرہ دھر دیا۔ ہم جواباً مولانا مدنی میاں کا وہ ترجمہ پیش کرتے ہیں جو کتاب علم غیب کے حصہ اول صفحہ ۱۶ پر درج ہے النبی اولی بالمومنین من انفسھم ترجمہ: نبی مومنین کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔ مولانا کے اس ترجمہ کی تائید میں تفسیر روح المعانی آلوسی بغدادی فرماتے ہیں۔ اَحَقُّ وَاَقْرَبُ اِلَیْھِمْ زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان سے زیادہ قریب ہیں۔ اور اب ہم بانی دار العلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب کے اس ترجمہ کو پیش کرتے ہیں جو مذکورہ آیت کے تحت اپنی دو کتابوں میں پیش کیا ہے

جو ملاحظہ ناظرین ہے۔ اپنی کتاب تحذیرالناس صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ اس آیت میں اولیٰ کے معنی قریب تر کے ہیں۔ تو آیۃ کے معنی ہوئے نبی مسلمانوں سے ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اپنی دوسری کتاب آب حیات کے صفحہ ۳۷ میں لکھتے ہیں نبی زیادہ نزدیک ہے مومنوں سے بہ نسبت ان کی جانوں کے یعنی ان کی جانیں ان سے اتنی نزدیک نہیں جتنا نبی ان سے نزدیک ہے۔ اصل معنی اولیٰ کے اقرب ہیں اور جس کسی نے احب اور اولیٰ بالتصرف اس کی تفسیر میں کہا ہے وہ اس کے مخالف نہیں اور اس قسم کی اقربیت کو اَحبیت اور اولیٰ بالتصرف ہونا لازم ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۶۵ میں اس آیت کی تین تفسیریں لکھی ہیں ۱۔ اقرب الی المومنین من انفسھم (۲) احب الی المومنین من انفسھم (۳) اولیٰ بالتصرف فی المومنین من انفسھم تینوں تفسیروں کو غور سے دیکھئے۔

اب ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ بچکانہ اور غیر ذمہ دارانہ تفسیر علامہ مدنی میاں نے کی ہے یا مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے۔

اگر اس تفسیر سے مولانا مدنی میاں کو شیخ الاسلام کا خطاب زیب نہیں دیتا تو پھر مولوی قاسم نانوتوی کو حجۃ الاسلام کا خطاب کیسے زیب دیگا؟ اگر علامہ مدنی میاں صاحب کے خطاب شیخ الاسلام سے آپ کو اختلاف ہے تو پھر فوری آپ مولوی قاسم نانوتوی کے خطاب حجۃ الاسلام کو بھی نکال پھینکیں اور سابق میں جتنی کتابیں موصوف کی طبع ہوئی ہیں ان پر خطاب حجۃ الاسلام درج ہے، اب موصوف کا حال بمصداق اس شعر کے ہے ؎

گھر بھی چھوٹا دیار بھی چھوٹا — کیا غضب ہے کہ یار بھی چھوٹا
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم — نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

دھوکہ نمبر ۵

صاحب برق غیب اپنی کتاب کے صفحہ ۳۶ میں بعنوان "مدنی میاں کی جہالت واشگاف" لکھا ہے کہ مدنی میاں نے تفسیر روح البیان کا حوالہ دیا اور اس میں علم نحو کی ایک ایسی فاش غلطی کی ہے جو عربی زبان کا مبتدی بھی نہیں کر سکتا۔ خود مدرسہ نظامیہ کے مولوی کے طالب علم سے بھی ایسی توقع نہیں کیجا سکتی۔ یہ اطلاع مجھے میرے ایک شاگرد نے دی جو تقریر میں موجود تھے۔ موصوف نے عبارت یوں پڑھی۔ فھو یعرف ذنوبھم و حقیقۃ اِیْمَانِھِمْ وَاَعْمَالِھِمْ وَحَسَنَاتِھُمْ وَسَیّاتھم و اخلاصھم وَنِفَاقَھُمْ وغیر ذٰلک بنور الحق۔

جواب نمبر ۵

صاحب برق غیب نے علامہ مدنی میاں کی پیش کردہ تفسیر روح البیان کی عبارت میں صرف ونحوی غلطی کا تذکرہ کیا ہے۔ الحمدللہ اس سے معلوم ہوا کہ موصوف نے روح البیان کو نہ صرف تسلیم کر لیا بلکہ زیر بحث عبارت کے معنیٰ ومفہوم سے بھی اتفاق کر لیا ہے یہ ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات ہے اب رہا سوال نحوی غلطی کا کہ آیا علامہ نے اس طرح پڑھا یا نہیں اس کا اللہ کو علم ہے۔ ہم صرف اتنا ہی کہنے پہ اکتفا کرتے ہیں اگر مولانا صرف ونحو سے نا واقف ہوتے تو پوری عبارت اور اپنی تقریر میں پیش کردہ متعدد کتب کی بے شمار

عبارتیں صحیح نہ پڑھتے۔ جب ساری عبارتوں کے اعراب سے آپ کو اتفاق ہے اور اعتراض صرف ایک عبارت کے ایک کلمہ کے زیر سے ہے تو یہ اعتراض پہاڑ کھودکر چوہا نکالنے کے مصداق ہے اس سے علامہ کی علمی کمزوری ظاہر نہیں ہوتی بلکہ آپ کی زبردست کمزوری یہ ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو مولانا کی دو تین گھنٹے کی تقریر میں کوئی قابل لحاظ غلطی نہ مل سکی اگر ملی بھی تو صرف ایک عبارت میں ایک کلمہ پر زیر کی اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مولانا نے اس طرح پڑھا ہے تو ہوسکتا ہے کہ روانی میں زبان سے نکل گیا ہو تو اسے غلطی نہیں کہتے ایسا تو ہو ہی جاتا ہے۔ زیر بحث عبارت میں مولانا نے دیگر نحوی اعراب کو صحیح جاری فرمایا ہے اور صرف زیر کی غلطی ہوگئی ہو تو یہ مولانا کی غلطی نہیں بلکہ روانی تقریر ہے بسا اوقات ایک جید حافظ قرآن بارہا قرآن کی تلاوت کے باوجود کوئی آیت ہی چھوڑ دیتا ہے تو کبھی کوئی رکوعات آگے نکل جاتا ہے تو لقمہ دینے کی نوبت آتی ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچہ نہیں ہوتا

ناظرین صاحب برق غیب کے اس کمزور اعتراض سے موصوف کی پوری کتاب برق غیب پر قیاس کرتے جائیں تو واضح ہو جائے گا کہ ساری کتاب ایسے ہی کمزور ضعیف مہمل اعتراضات پر مشتمل ہے۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا
تیرے چمن سے میری بہار پہ اندازہ کیجئے

دھوکہ نمبر ۶

صاحب برق غیب اپنی کتاب کے صفحہ ۴۲ میں بعنوان ایک جھوٹا حوالہ لکھتے ہیں کہ یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدًا ومبشرًا (سورہ احزاب) کی تفسیر میں انھوں نے تفسیر روح البیان کا حوالہ دے کر ایک عبارت نقل کی ہے ہم نے اس آیت کے تحت اس عبارت کو ڈھونڈا لیکن وہ عبارت نہ ملی بلکہ صاحب روح البیان نے اس آیت کے تحت جو کچھ لکھا ہے وہ کسی صورت انکی تائید میں نہیں بلکہ وہ مسلک اہل سنت کے مطابق ہے اور دوسری آیت جو اسی مفہوم میں آتی ہیں ان کے تحت بھی دیکھا گیا کہیں یہ عبارت نہ ملی اگر وہ صحیح حوالہ دیں تو اس پر کلام کیا جا سکتا ہے۔

جواب نمبر ۶

صاحب برق غیب نے مذکورہ اعتراض میں عوام کو ایک زبردست دھوکہ دینے کی ضعیف کوشش کی ہے اور کہتے ہیں علامہ مدنی میاں نے تفسیر روح البیان کا جو حوالہ دیا ہے وہ غلط ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مذکورہ آیت کے تحت سورہ احزاب کی قید لگا کر مقید کر دیا اور جب اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں کچھ نہ ملا تو کہدیا کہ حوالہ ہی غلط ہے یا یہ تو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ وہ مسلک اہل سنت کے مطابق ہے یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ زیر بحث آیت سورہ احزاب کی نہیں بلکہ

سورہ فتح کی ہے اور وہاں صاحب روح البیان نے "شاہد" کی تفسیر کرتے ہوئے وہی لکھا ہے جسکو مولانا مدنی میاں نے اپنی تقریر میں لفظاً بلفظ نقل فرمایا عبارت تفسیر روح البیان تحت آیت انا ارسلناک سورہ فتح جلد (۹) مطبوعہ عثمانیہ استنبول ۱۳۰۷ھ صفحہ ۱۳ بعینہ عبارت حسب ذیل ہے۔

فانہ لما کان اول مخلوق خلق اللّٰہ کان شاھداً بواحدانیۃ الحق وربوبیتہ وشاھداً بما اخرج من العدم الی الوجود من الارواح والنفوس والاجرام والارکان والاجسام والاجساد والمعادن والنبات والحیوان والملک والجن والشیطان والانس وغیر ذالک۔

پس یقیناً جب کہ آپ کو اللہ نے سب سے پہلے پیدا کیا تو آپ حق کی وحدانیت اور اسکی ربوبیت کے شاہد ہیں اور ان سب چیزوں کے شاہد ہیں جن کو اس نے عدم سے وجود میں لایا ہے ارواح سے نفوس سے اجرام و ارکان سے اجسام سے ہوں نباتات سے حیوانات فرشتے اور جن و شیاطین انسان سے اور اسکے سوا کسی بھی نوع و جنس سے ہوں،

زیر بحث اعتراض میں یہ کہنا کہ مذکورہ آیت کے تحت اگر وہ صحیح حوالہ دیا تو پھر اس پر کلام کیا جا سکتا ہے۔ ناظرین صاحب برق غیب کی ہٹ دھرمی کو ملاحظہ کریں کہ صحیح حوالے کے باوجود بھی ماننے کو تیار نہیں بلکہ اس پر بھی کلام کرنے پر مُصر ہیں ؎

کیا الٹی سمجھ ہے بت کافر کی الٰہی
سمجھاؤ اسے کوئی تو ہوتا ہے خفا اور

دھوکہ نمبر ۷

صاحب برق غیب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵ میں بعنوان مدنی کا ایک جھوٹا حوالہ لکھتے ہیں کہ حصہ دوم ص۹ پہ مدنی صاحب نے ایک سفید جھوٹ یوں لاسے کہتے ہیں۔ "شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول تم کو دیکھ رہے ہیں تمہارے کلام کو سن رہے ہیں" کیا صریح جھوٹ ہے حضرت شیخ محدث دہلوی اللہ ان کی قبر نور سے بھر دے وہ تو اہل سنت کے مستند عالم اور محدث تھے وہ کیسے ایسی بے تکی بے اصل بات کہہ سکتے ہیں۔ حضرتؒ کا ایسا کہنا مستبعد ہی نہیں محال ہے۔ جھوٹ ظاہر ہے۔ نہ کتاب کا حوالہ دیا ہے نہ صفحہ کا حوالہ ہر قسم کا حوالہ ندارد بات تب بنتی جب صاحبزادے ھداك اللہ حوالہ دیتے۔

جواب نمبر ۷

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں صاحب برق غیب نے مندرجہ بالا اعتراض میں مولانا مدنی میاں پہ سفید جھوٹ بے تکی بے اصل بات کہنے کا الزام لگا کر اپنی ہی خود جھوٹ بیانی میں مہارت تامہ کا کھلا ثبوت فراہم کیا ہے صاحب برق غیب کا جھوٹ اور فریب ناظرین کے آگے اس وقت ظاہر ہوگا جب ہم مطلوبہ حوالہ کو پیش کر کے بڑے حضرت موصوف کی حقیقت کو بے نقاب کریں گے۔ لیجئے اب وہ حوالہ جسے موصوف بڑی دلیری سے طلب کر رہے ہیں۔

علامہ مدنی میاں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا جو قول سنایا کہ اللہ کے
رسول تم کو دیکھ رہے ہیں تمہارے کلام کو سن رہے ہیں۔ یہ قول حضرت
محدث دہلوی کی کتاب مناہج النبوت ترجمہ مدارج النبوت جلد دوم ص۱۰۸۹
قسم تعلق معنوی۔ قسم اول پیش ناظرین ہے پہلی قسم۔ اس صورت بدیع المثال
کا حاضر رکھنا ہے۔ اگر تو ایسا ہے کہ بتحقیق تو نے کسی وقت خواب میں اس صورت
کو دیکھا ہے اور اس سے مشرف ہوا ہے پس تو اس صورت کو جیسے تو نے خواب میں
دیکھا ہے حاضر رکھ اور ہرگز تو نے نہیں دیکھا اور اس سے مشرف نہیں ہوا ہے
اور تو اس بات کی قدرت نہیں رکھتا ہے کہ صورت موصوف کو بعینہٖ ان صفتوں
کے ساتھ تصور میں لا سکے تو اس کا ذکر کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیج اور ذکر کی حالت میں اس صورت پر رہ گویا کہ آپ حالت حیات میں تیرے
سامنے تشریف رکھتے ہیں اور تو جلال اور تعظیم اور ہیبت اور حیا کے ساتھ ادب
سے آپ کو دیکھ رہا ہے اور آگاہ ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا کلام سنتے ہیں اور
دیکھتے ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ متصف ہیں اور یہ صفات الٰہی
میں سے ہے کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی میں اس کا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرے اور
خاص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صفت میں وافر ہیں کیونکہ آپ کا عارف وصف
ہونا آپ کا ایک مشہور وصف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے عارف زیادہ ہیں۔

اب حوالہ ملنے پر موصوف کے نزدیک شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ امام اہل سنت و محدث و
مستند عالم رہیں گے یا امام اہل بدعت، بے تکی بے اصل بات کہنے والے۔ بات بھی کھوکھلی التجا کر کے۔

دھوکہ نمبر ۸

صاحب برق غیب اپنی کتاب کے صفحہ ۵۲ میں بعنوان ایک اور جھوٹ کے تحت لکھتے ہیں کہ مدنی میاں نے امام قسطلانی شارح بخاری کی طرف یہ بات منسوب کی ہے جو سراسر جھوٹ ہے یہاں بھی انہوں نے حوالہ نہ دیا کہتے ہیں "امام قسطلانی" کتاب مواہب لدنیہ میں تمام علماء کا ایک عقیدہ پیش کر رہے ہیں کہ علماء فرماتے ہیں کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موت و حیات میں کوئی فرق نہیں ہے کس بات میں وہ یہ کہ جس طرح زندگی میں وہ تمام باتوں سے باخبر تھے ویسا ہی وصال کے بعد بھی باخبر ہیں انتہا دیکھو تمہارے احوال سے باخبر اور تمہاری نیتوں سے بھی باخبر ص۹ حصہ دوم (کتاب علم غیب)

یہ امام قسطلانی پر سراسر جھوٹ اتہام ہے مواہب لدنیہ کوئی نایاب کتاب نہیں ہے وہ آسانی سے دستیاب ہوتی ہے صفحہ نمبر اور عبارت دکھاؤ یہ ہمارا چیلنج ہے وہ کبھی دکھا نہ سکیں گے۔

جواب نمبر ۸

مندرجہ بالا اعتراض میں صاحب برق غیب کا یہ کہنا مولانا مدنی میاں نے جو قول امام قسطلانی کا نقل فرماتے ہوئے علماء کے عقیدہ کی وضاحت کی وہ سراسر جھوٹ اور اتہام ہے صاحب برق غیب کا بلا تحقیق کتب یہ کہہ دینا بے جا تبصرہ دھرنا یہ موصوف کا کھلا فریب ہے۔ ناظرین ہمیشہ انکی اس چالبازی

سے ہوشیار رہیں اور ان کے اس ہتھیار سے باخبر رہیں کہ جہاں کہیں بھی کوئی بات اور عقیدہ ان کے مسلک کے خلاف پڑتا ہو تو صاف کہہ دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ اور حوالہ غلط ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی کتاب تو اس لائق نہیں کہ علماء کے ہاتھ جائے وہ تو صرف عوام کو گمراہ کرنے کے لئے ہے اور عوام کیلئے ان بڑی بڑی کتابوں کا پڑھنا اور سمجھنا تو دور کی بات ہے کتابوں کے نام سے بھی واقف نہیں ہوتے لہذا انہوں نے اسی کو آسان سمجھ رکھا ہے کہ عوام کو دھوکہ دینے کیلئے صرف یہ کہہ دو کہ سراسر جھوٹ ہے اور صاحب کتاب پر اتہام ہے لیکن وہ یہ بھول رہے ہیں کہ جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے اسکا پول ظاہر ہو کر رہتا ہے اور ہم ان کی جھوٹ، مکاری اور فریب کا پول کھولنے کیلئے ان کا چیلنج قبول کرتے ہیں اور ذیل میں مطلوبہ اس عبارت کو نقل کرتے ہیں جو امام قسطلانی کی کتاب "مواہب لدنیہ" شرح جلد ۸ صفحہ ۳۴۸ اصل عبارت مواہب کی درج ہے۔ اذلا فرق بین موته وحياته فى مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذالك عنده جلى لاخفاء به کیونکہ آپکی حیات اور موت میں کوئی فرق نہیں کہ جیسے آپ اپنی حیات میں امت کے احوال سے اور نیتوں سے اور عزائم سے اور انکے دلوں کی باتوں سے جیسے واقف ہیں موت کے بعد بھی اسیطرح واقفیت رکھتے ہیں اسلئے کہ یہ سب آپ پر ظاہر ہے جسمیں کوئی پوشیدگی نہیں۔

اس کتاب کا مقصد صرف مولانا مدنی میاں کی شخصیت اور عالمی شہرت کو متاثر کرنا ہے سادہ لوح اور بھولے بھالے مسلمانوں کو فریب دینا ہے

اور کتب فروشی سے ناجائز مال کا استعمال کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے حضرت امجد حیدر آبادی نے کیا خوب کہا ہے ؎

چھا رہی ہے سیاہئی اعمال — شام اسلام کی سحر کیا ہو
ہر مُبلّغ ہے فکرِ مبلغ میں — ایسی تبلیغ کا اثر کیا ہو

دھوکہ نمبر ۹

صاحب برقِ غیب اپنی کتاب کے صفحہ (۵۵) میں ایک اور دھوکہ کے تحت لکھا ہے کہ :سنو شفا شریف کی روایت کو غلط طور پر اپنی تائید میں پیش کیا ہے کہتے ہیں۔ "سنو شفا شریف میں روایت ہے کہ اے ایمان والو جب تمہارے گھر میں کوئی نہ ہو اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو تو کہو السلام علیک ایھا النبی ص۹ حصہ سوم درود شریف پڑھنے کے بیشمار مواقع ہیں جن میں درود پڑھنا مستحب ہے جن کا آگے ہم تذکرہ کریں گے۔ اس سے یہ سمجھ لینا کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اسلئے یہ حکم ہو رہا ہے محض عقل کا فتور ہے۔ دیکھو حضرت ملا علی قاریؒ نے شرح شفا میں اس کے بارے میں کیا لکھا ہے لا لان روحہ حاضر فی بیوت المسلمین یعنی یہ حکم اس لئے نہیں ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک مومنوں کے گھروں میں موجود ہے بلکہ بتوسط ملائکہ آپ تک درود پہنچتا ہے شاید وہ اس جملہ میں سے لفظ لا کو نکال کر دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جواب نمبر ۹

مذکورہ بالا اعتراض میں صاحب برقِ غیب نے مولانا مدنی میاں کی پیش کردہ شفا شریف کی روایت کے تعلق سے بیہودہ تبصرہ کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے وہ موصوف کی کذب بیانی کو ظاہر کرنے کیلئے ہمارے پاس زبردست مواد ہے ناظرین بغور ان کی جھوٹ بیانی کو ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ علامہ مدنی میاں نے کیا کہا اور صاحب برقِ غیب کس چالاکی سے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مولانا مدنی میاں کی پیش کردہ روایت حوالہ شفا شریف یہ مدنی میاں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور نہ ملا علی قاری کا حوالہ پیش کیا بلکہ الٹا موصوف شرح شفا کی ایک عبارت زبردست تحریف کے ساتھ نقل کر دیا اور کہدیا کہ یہ عبارت شرح شفا میں ملا علی قاری نے تحریر کیا ہے۔ جو سراسر غلط اور ملا علی قاری پر زبردست اتہام ہے۔ عبارت مذکورہ میں پہلے تو تحریف کر دی اور اصل عبارت کا حلیہ ہی بگاڑ دیا اور اپنے مطلب و مسلک کے موافق ڈھالنے کیلئے عبارت میں لفظ لا کا اضافہ کرتے ہوئے نقل عبارت میں زبردست تحریف اور کتابت میں بھی کافی خیانت کی ہے ہم نے کہیں کسی مقام پر چیلنج تو نہیں کیا ہے بلکہ موصوف کے ہر چیلنج کا جواب دیا ہے لیکن موصوف کے کھلے جھوٹ اور ملا علی قاری پر سراسر جھوٹا جو اتہام لگایا ہے اسکو ناظرین کے آگے ظاہر کرنے کیلئے ہم چیلنج کرتے ہیں کہ مذکورہ عبارت میں لفظ لا کہاں ہے۔

وہ اصل کتاب سے ظاہر کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ کبھی اصل کتاب سے ثابت نہیں کر سکتے۔ لیجئے حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب شفا بتعریف حقوق المصطفیٰ مصنفہ امام قاضی عیاضؒ کی شرح نسیم الریاض مولانا احمد شہاب الدین الخفاجی المصری جلد سوم ص۴۶۴ مطبوعہ ازہریہ مصریہ ۱۳۲۶ھ بروایت عمرو بن دینار فی قولہ تعالیٰ

فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم فان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین۔ علامہ خفاجی اس حدیث کی شرح میں ایک فائدہ ذکر فرماتے ہیں کہ قال الامام الخیضری فی اللواء المعلم روی ابو موسی المدینی عن سہل ابن سعد قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشکا الیہ الفقر وضیق العیش او المعاش فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت منزلک فسلم ان کان فیہ احد ولم یکن ثم سلم علی ثم اقرا قل ہو اللہ احد مرۃ واحدۃ ففعل الرجل فادر اللہ علیہ الرزق حتی افاض علیہ خیراتہ

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تنگدستی اور حرج معاشی کی شکایت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کر خواہ اس مکان میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پہ سلام کر پھر قل ہو اللہ احد ایک بار پڑھ چنانچہ اس شخص نے اس پر عمل کیا تو اللہ نے اس پہ رزق کی بارش فرما دی یہاں تک کہ اس پہ

بھلائیاں چھاگئیں ۔

اور اسی روایت کی شرح میں ملا علی قاری نے اسی صفحہ ۲۶۴ جلد سوم کے حاشیہ پہ یہ شرح لکھی ہے ۔

اي لان روحه صلى الله عليه وسلم حاضرة في بيوت اهل الاسلام. ترجمہ یعنی بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک اہل اسلام کے گھروں میں حاضر رہتی ہے ۔

انصاف سے بتائیں یہ کس کے عقل کا فتور ہے عبارت ملاحظہ فرمانے کے بعد اب موصوف کی زبان سے یہ نکلے گا ؎

میرے حالِ دل کی کس صورت سے رسوائی ہوئی
روک دی ظالم نے ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہوئی

دھوکہ نمبر (۱۰)

صاحب برق غیب صـ۵۸ پہ بعنوان ایک اور دھوکہ لکھتے ہیں مدنی صاحب نے حصہ سوم میں کہا ہے ۔ حمد و ثنا کے بعد (ایک مرتبہ منبر پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اچھا فرماتے ہیں کہ ما بال اقوام طعنوا في علمي یہ قوموں کا کیا حال ہو گیا ہے میرے علم پہ طعن کرتے ہیں اور پھر چیلنج کر دیا اور فرما دیا کہ آج سے لیکر قیامت تک جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو میں بتانے تیار رہوں ہوں ۔ اپنی عادت ثانیہ کے تحت انھوں نے کسی حدیث کی کتاب کا حوالہ نہ دیا اور نہ کسی تفسیر کی کتاب

جانتے ہیں جو ان پر ایمان لانے والے ہیں اور ان کو جو کفر کریں گے ان لوگوں میں سے جو ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں حالانکہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اور وہ ہم کو نہیں پہچانتے ہیں پس یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے پس اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمایا ما بال اقوام طعنوا فی علمی کیا حال ہے قوموں کا جو میرے علم کے بارے میں طعن کرتے ہیں۔ تم مجھ سے قیامت تک کے درمیان کی جو کچھ چیز بھی پوچھو گے میں تم کو وہ بتا دوں گا۔

پس عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کون ہیں تو آپ نے فرمایا حذافہ ہیں پس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ رضینا باللہ رباً و بالاسلام دینا و بالقرآن اماما و بک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم راضی ہیں اللہ سے بحیثیت رب اور اسلام سے بحیثیت دین اور قرآن سے بحیثیت امام اور آپ سے بحیثیت نبی پس آپ ہم کو درگذر فرما دیں اللہ آپ سے عفو فرمائیگا۔

اور ایسا ہی مضمون تفسیر معالم التنزیل جلد ۱، صہ ۳۸۱ میں موجود ہے

ناظرین آپ نے دیکھ لیا کہ صاحب برق غیب نے کس قدر تلبیس اور مغالطہ سے کام لیا ہے اور یہ ان کی عادت مستمرہ ہے۔

ہم موصوف کے اور بھی اعتراضات کے جوابات دینا چاہتے تھے

کہ ایک ہمارے کرم فرمانے کہا کہ چاہیے آپ انکی تردید میں بڑے بڑے علماء کے اقوال وکتب پیش کریں یقیناً وہ ان سب کو جھٹلائینگے اگر کلام الٰہی بھی ان کے خلاف مرضی ہو تو وہ باری تعالیٰ کو بھی جھوٹا کہینگے کیونکہ انکے عقیدہ میں ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے (براہین قاطعہ) اب مولانا مدنی میاں، امام قسطلانی، ملا علی قاری، شاہ عبدالحق محدث دہلوی صاحب تفسیر روح البیان کی کیا حقیقت ہے۔

پس اچانک ہم نے اپنا قلم روک لیا ہے

اک ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

صاحب برق غیب کے مہمل اعتراضات کا کوئی ثبت جواب ارادہ نہ تھا لیکن موصوف صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں کہ (افسوس ہیکہ کل قیامت کے دن نامعلوم یہ علماء کیا جواب دینگے جو سر جھکائے پوری توجہ اور رضامندی کیساتھ کفریات کو سن رہے تھے بلکہ داد دے رہے تھے) یہی وہ تحریر ہے کہ جس نے ہمیں قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ اب صاحب برق غیب سے خصوصی گذارش ہیکہ سوال وجواب کا لامتناہی سلسلہ شروع کرنے کے بجائے علماء سے گفت وشنید کریں اور ہم نے صاحب برق غیب اور قارئین کتاب کی سہولت کی خاطر برق غیب کے اعتراضات اور اسکے جوابات میں جن جن کتب کا حوالہ دیا ہے مثلاً تفسیر روح البیان تفسیر خازن، مواہب لدنیہ، وشرح مواہب، کتاب شفا، شرح شفا، مدارج النبوت، آب حیات برق غیب، علم غیب وغیرہ انکے مشاہدہ کا بھی انتظام کیا ہے مقام اور تاریخ ووقت مقامی اخبارات کے ذریعہ متعاقب اعلان کیا جائیگا تاکہ ہر شخص مطمئن ہو سکے۔